QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

سوشل میڈیا پر اسلاموفوبیا کے خلاف چیلنجز: ایک علمی جائزہ

An analytical review of Challenges against Islamophobia on social media

Dr. Muhammad Fakhr ud-din
Lecturer, Dept. of Islamic Studies, University of Science & Technology, Bannu
Email: dr.fakhar@ustb.edu.pk
Hafiz Ullah Khan
Doctoral Candidate, Dept. of Islamic Studies, University of Science & Technology, Bannu Email: hafizkakki14@gmail.com

This research article describes the complex relationship between combating on social media and maintaining a delicate balance between freedom of expression and blasphemous content. Given the increasing Islamophobic incidents online, this study uses a multidisciplinary approach, drawing on sociology, studies to those countering discriminatory narratives against Islam. You can the challenges they face. Explores how freedom of expression, a fundamental aspect of, can unintentionally contribute to Islamophobic discourse and the struggle to find a balance between divisive and responsible content. Additionally, the article the role of social media platforms in reducing Islamophobia, evaluating their policies, algorithms, and community guidelines. It evaluates the effectiveness of existing measures to prevent hate speech while maintaining the principles of freedom of expression. By examining legitimate criticism and its potential misuse to stifle this study also sheds light on the concept of blasphemy. Real-world examples the line between expressing dissent and entering offensive territory. Ultimately, the article provides information on strategies to combat Islamophobia on social compromising freedom of expression. It promotes a nuanced understanding of the challenges and offers recommendations for individuals, communities, and social media platforms to foster an environment that fosters respectful dialogue while addressing discrimination.

Keywords: Islamophobia, social media, freedom of expression, blasphemy, religious discrimination.

تعارف:

معاصر وقتوں سے واقفیت انسانی سرشت میں داخل ہے۔ وہ اس مختلف سالیب سے پورا کرتا رہا ہے۔ شروع کے وقتوں میں تحریریں پتھروں اور شکار شدہ جانوروں کی ہڈیوں پر لکھی جاتی تھیں۔ پھر معاملہ درختوں کی چھال اور چمڑے کا عہد وجود میں آیا۔ زمانہ نے ترقی کی تو کاغذ اور پریس تک معاملہ آن پہنچا۔ جس کے بعد صحافت نے بے مثال ترقی کی، صحافت سے بگڑی ہوئی زبانیں سدھرتی ہیں، جرائم کی نشان دہی اور بیخ کنی ہوتی ہے، دوریاں قربتوں میں ڈھلتی ہیں، اور یوں معاشرتی واقعات وحوادثات تاریخ کی شکل میں مرتب ہوتے ہیں۔

ہمارا عہد سوشل میڈیا کا عہد ہے اور اس کا استعمال عوامی دائرے کے معمولات میں داخل ہے۔ ہر دوسرا شخص اس کا عادی بن گیا ہے جس میں نوجوان، خواتین بچے بڑے سب شامل ہیں۔ ہر دوسری ٹیکنالوجی کی طرح سوشل میڈیا کے مثبت اثرات کے ساتھ ساتھ منفی اثرات بھی ہیں۔ بہت سے لوگ ان لائن تعلیم، ان لائن بزنس، اور بہت سے مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ نامور پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے کمپنیوں، سوشل میڈیا کے اہمیت کے پیش نظر اپنے اپنے اکاونٹس اور پیجز بنائے ہیں۔

اکیسویں صدی کو میڈیا کی صدی کہا جاتا ہے، تمدنی ترقی کے حامل اس عہد نو کو میڈیائی زبانی ابلاغ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا دور کے ارتقائی مراحل طے کرتے ہوئے سوشل میڈیا کے میدان میں پہنچ چکا ہے۔ آج کا انسان سوشل میڈیا کا فکری غلام چکا ہے ،اس کی دلچسپیوں کا مرکز و محور فیس بک (Facebook) دکھائی دیتی ہے۔ عالم کفر کے بعض عناصر اس کو اسلام کے خلاف استعمال کرتے ہیں، سوشل میڈیا نبی رحمت صلی اللہ کی گستاخانہ خاکہ بناتے ہیں اسلامی احکامات کا استہزاء کرتے ہیں اور اسلام جیسے پرامن مذہب کو دہشت والا مذہب پیش کرتے ہیں۔

اسلاموفوبیا کے پاکستان پر اثرات:

یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلم سماج کو اس وقت بہت سے سیاسی، سماجی، تہذیبی اور فکری چیلنجز کا سامنا ہے، انہی سنگین چیلنجز میں سے ایک ایک چیلنج "اسلاموفوبیا ہے۔ اسلاموفوبیا، اسلام سے لوگوں کو بدظن کرنا اور اسلام کے بارے غلط معلومات پھیلانا ہے ۔انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کی ایجاد سے تو اسلاموفوبیا ایک منظم تحریک میں تبدیل ہو چکا ہے۔ انٹرنیٹ پر اسلاموفوبیا کے بے شمار ویب صفحات اور گروہ موجود ہیں جن میں بلا مبالغہ لاکھوں لوگ شامل ہیں۔ اور ان لوگوں کا سب سے بڑا نشانہ دین اسلام ہے۔

۱۵ مارچ ۲۰۲۲ء کو پاکستان کی کوششوں سے ہر سال ۱۵ مارچ کو اسلاموفوبیا کا دن قرار دیا۔ پاکستان خود بھی اس مسلے سے متاثر رہا ہے۔ قرآن کریم کی اہانت فرانس، ڈنمارک وغیرہ میں ہوتا ہے، تو پاکستان کی بعض تنظیمیں احتجاج کی کال دے، احتجاج کی آڑ میں پاکستان کو اربوں کا نقصان کراتے ہیں۔ یہ ایک قسم کی سیاست بن چکی ہیں، اور مغربی دنیا بھی یہ چاہتی ہے کہ پاکستان کا نقصان ہو ۔پاکستان میں بعض ایسے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں کہ بعض شرپسند عناصر اپنے مقاصد کے لیے کسی کے اوپر یا اقلیتوں پر اہانت قرآن وغیرہ کے الزامات لگاتے ہیں۔ اور پھر احتجاج کی صورت میں اس شخص یا کمیونٹی کو ناقابل تصور نقصان پہنچاتے ہیں۔ اور بعض صورتوں میں انسانی جانوں کا ضیاع بھی ہو جاتا ہے۔ پاکستان میں اس کے لیے قانون تو موجود ہے لیکن قانون پر ریاست اور عوام کی سطح پر قانون کی روح کے مطابق عمل نہیں ہوتا۔

سوشل میڈیا کا معنی:

یہ دو لفظ سوشل اور میڈیا سے مل کر بنا ہے۔ سوشل لاطینی سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی مل جل کر رہنا ہیں۔ اس طرح سوشل کا مطلب ہے گروہ بند، معاشرتی یا معاشرہ ہے ۔ میڈیا زبان کا لفظ میڈیس سے ماخوذ ہے اور میڈیم کی جمع ہے جس کے معنی رابطے کے ہیں۔ [1]

سوشل میڈیا کا عنوان عموما انٹرنیٹ بلاگز، سماجی روابط کی ویب گاہیں، موبائل، ایس ایم ایس اور دیگر ڈیجیٹل آلات کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جن کے ذریعے سے سماجی روابط کو فروغ دیا جاتا ہے۔ کیمرج ڈکشنری کے مطابق:

"Social media is a form of media that allow people to communicate and share information using the internet or mobile phones: Blogs, podcasts and forms of social media are creating new opportunities for entrepreneurs to reach the public." [2]

آزادی کا لغوی معنی :

عربی میں آزادی اظہار کے لیے "الحریة" کا لفظ مستعمل ہے۔ قاموس المحیط میں ہے:

"الحر خلاف العبد و تحریر الرقبة ای اعتاقها"

معجم متن اللغۃ میں لکھا ہے:

"حریة من حریة الاصل وحرر العبد ا عتقه و محرر افرده لطاعة الله و خدمة المسجد"[3]

یہ بات ملحوظ رہے کہ آزادی کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ جس کی مختلف اقسام، جیسا کہ سیاسی آزادی، اقتصادی آزادی، تنظیم و اجتماع کی آزادی، تجارت وغیرہ کی آزادی وغیرہ ہیں۔[4]

مندرجہ بالا سطور میں آزادی کے اس مفہوم کو بیان کیا گیا ہے جو اپنی قدیم معانی میں مستعمل ہے جبکہ نئی علمی اور سائنسی آویزشوں سے یہ لفظ وسعت پذیر ہوا ہے:

"وتتخذ حریة التعبیر قوالب و اطارات عدیدة مختلفة فمن حریة القول الیٰ الکتابة الی حریة الادبیة والفنیه و بذالک تتضمن : حریة الصحافة و ساءل الا علام وحریة الخطابة"[5]

آزادی اظہار بنیادی انسانی حقوق میں سے ہے۔ اظہار رائے کا یہ حق اقوام متحدہ نے بھی تسلیم کیا ہے۔ اس کے علاوہ اسلام سمیت تمام الہامی مذاہب اور الہامی کتب نے یہ حق تسلیم کیا ہے لیکن اسلام سمیت تمام الہامی مذاہب و کتب، مقدس ہستیوں، رسولوں، پیغمبروں اور اللہ تعالیٰ کی کلام کی توہین کا اجازت نہیں دیتا۔ جبکہ یہود و نصاریٰ آزادی اظہار کی آڑ میں مسلمانوں کی توہین اور اس کی مقدسات کی توہین منصوبے کے تحت کرتے آرہے ہیں۔

---

[1] http ;//en.m Wikipedia 16 7 2023

[2] https://dictionary.cambridge.org/dictionary/english/social-media 5.11.2023

[3] Aḥmad Rażā, Mu'jam Matn al-Lugha, , (Dar al-Maktabh-tul-Hāyat, Beirut, 1958 AD), 59/2

[4] Aḥmad al-Zwāwī, Tartīb al-Qāmūs, 'Esa āl-bābī al-ḥalbī wa Shurak', 15/1

[5] Aḥmad al-Zwāwī, Tartīb al-Qāmūs,247/2

فوبیا کی تعریف اور اس کا آغاز :

فوبیا (PHOBIA) کے لفظی معنی ہیں، دماغ کی ایک موذی حالت جو کسی سے خوف یا نفرت کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ دہشت یا وحشت بھی اس کے معنی میں شامل ہے، یعنی کسی چیز کا خوف یا اس سے بیزاری ظاہر کرنا۔[6] اس لیے اسلامو فوبیا (ISLAMO PHOBIA) سے مراد اسلام سے خوف، وحشت، دہشت اور بیزاری ظاہر کرنا ہے، اور اس حد تک دہشت، دہشت، خوف اور بیزاری ظاہر کرنا کہ انسان ذہنی طور پر بیمار ہو جائے۔ اسلاموفوبیا کی تاریخ اسلاموفوبیا کی بیماری قدیم زمانے سے کافروں میں پائی جاتی ہے۔ کیمبیرج ڈکشنری کے مطابق اسلاموفوبیا کی تعریف یوں ہے:

"Islamophobia is unreasonable dislike or fear of, and prejudice against, Muslims or Islam." [7]

یعنی اسلاموفوبیا اپنی نہاد میں محض نفرت پر رکھتا ہے جو مسلم وجود کی ارزانی تک توسیع پاتا ہے۔ آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق:

"Islamophobia refers to the fear of and hostility toward Muslims and Islam, as well as the discriminatory, exclusionary, and violent practices arising from these attitudes that target Muslims and those perceived as Muslims." [8]

مختصراً اسلاموفوبیا سے مراد اسلام اور مسلمانوں سے خوف اور نفرت اور اسی بنا پر مسلمانوں اور اسلام کے خلاف لوگوں کو بھڑکایا جاتا ہے- مغرب اور یورپ میں کچھ عناصر کی جانب سے اسلام اور مسلمانوں کے نفرت اور شدت پسندی کی جڑیں کافی پرانی ہیں لیکن نائن الیون کے بعد مغرب میں اسلاموفوبیا کا لفظ کثرت سے استعمال ہونے لگا- اس واقعہ کے بعد مسلمانوں کو نفرت، حقارت اور تعصب کی نگاہ سے نہ صرف دیکھا جانے لگا بلکہ اسلام کو شدت پسندی اور دہشت گردی سے جوڑا جانے لگا۔ مفتی منیب الرحمن کے مطابق:

"مغربی ممالک میں وقتاً فوقتاً اس طرح کی مذموم حرکات (مثلاً: اہانت رسول صلی اللہ پر مبنی خاکے چھاپنا، قرآن کریم کو جلانا، ہمارے دیگر دینی مقدسات کی بے حرمتی کرنا) دانستہ طور پر کی جاتی ہے" کیونکہ انہیں معلوم ہے: "مسلمان اس پر بے اختیار رد عمل کا مظاہرہ کریں گے اور وہ بعض مقامات پر حدود سے تجاوز بھی کر گزریں گے۔" اس طرح وہ دنیا میں یہ پر زور پروپیگنڈا کریں گے: کہ "مسلمان انتہا پسند ہیں، دوسروں کے خلاف نفرت انگیزی کرتے ہیں، دہشت گرد ہے، ان سے امن عالم کو خطرہ ہے" اور ہمارے دیسی لبرل حضرات ان سے بھی چار ہاتھ آگے ہوں گے: "یہی اسلاموفوبیا" ہے۔"[9]

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے مطابق:

---

[6] https://www.health.harvard.edu/a_to_z/phobia-a-to-z

[7] Islamophobia by https://dictionary.cambridge.org/dictionary/english/islamophobia

[8] Islamophobia https://oxfordre.com/religion/religion/view/10.1093/acrefore

[9] Mufti Munīb-ur-Raḥmān, Mahnāma ’almi Tarjmān al-Qurān, August 2023 AD, Denī Muqadasāt Kī Hūrmat ke Tahafūz, page 29

"11 ستمبر 2001 کے بعد دنیا بھر میں حملوں، اسلاموفوبیا میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ امریکہ اور یورپ میں رہنے والے ہزاروں انفرادی مسلمانوں کو زبانی اور جسمانی حملوں کا نشانہ بنایا گیا۔ بہت سے اسکالرز نے ماننا ہے اور وہ یہ استدلال کرتے ہے کہ اسلاموفوبک رویے دہشت گردی کے خلاف جنگ کا ایک لازمی جز تھے، امریکی قیادت میں انسداد دہشت گردی کی کوششیں، حملوں کے جواب میں شروع کی گئیں۔
11 ستمبر کے حملوں کے بعد اسلاموفوبیا میں اضافے کو امریکہ اور یورپ میں ایک منظم مسلم مخالف تحریک کے فروغ کا ایک اہم جز سمجھا جاتا ہے۔ 21ویں صدی کے اوائل میں مبینہ ثقافتی یا قانونی اسلامی قبضے کو روکنے کے واضح مشن کے ساتھ درجنوں تنظیمیں قائم کی گئیں۔ بہت سے لوگوں نے کچھ امریکی ریاستوں میں منظور کیے گئے قوانین کی حمایت کرتے ہوئے کامیابی حاصل کی جس میں عدالتوں کو اسلامی قانون (شریعت) کا حوالہ دینے سے منع کیا گیا تھا۔ یہ قوانین اس خیال کی بنیاد پر بنائے گئے ہیں کہ اسلام مغربی تہذیب سے مطابقت نہیں رکھتا اور یہ امریکی معاشرے کے اندر سے مغربی اداروں کو ختم کرنے کی کوشش کرنے والے دشمن مسلمانوں کے غیر موجود خطرے سے نمٹنے کے لیے منظور کیے گئے ہیں۔"[10]

اسلام مخالف اہل فکر اپنے آپ کو ایک جاری تہذیبی تصادم کا حصہ سمجھتے ہیں، جو مسلمان اور عیسائی ریاستوں کے درمیان تاریخی کشمکش تک پھیلا ہوا ہے۔ جیسے کہ 8ویں صدی میں موجودہ سپین اور فرانس پر اموی حملے، 1453 میں قسطنطنیہ کی عثمانی فتوحات اور 1683ء میں ویانا کا محاصرہ وغیرہ۔ چونکہ وہ اسلام کو ایک زندہ نظریہ کے طور پر دیکھتے ہیں جس سے مغربی تہذیب کو خطرہ ہے اس لیے وہ اسلام کے عمل کو ضبط و محدود کرنے اور مسلمانوں کی ہجرت کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض مغربی علاقوں سے تمام مسلمانوں کو نکالنے کے حامی ہیں۔[11]

توہین کا مفہوم:

توہین عربی کا لفظ ہے اور اس کا مادہ (وھن) ہے جو باب "ضرب یضرب" سے نکلا ہے۔ اور اس کا معنی جسمانی یا اخلاقی لحاظ سے کمزور ہونا ہے[12]۔ انگریزی میں اس کے لیے (Blasphemy) کا لفظ مستعمل ہوتا ہے۔ اس کا معنی ہے کفر، مذمت دین[13]۔ یہ بلاس فیموس سے نکلا ہے جس کے معانی کفریہ، گستاخانہ، ملحدانہ، بے ادبانہ، کفریا بے حرمتی کے کلمات ہوں گے۔ قرآن میں وہن کا لفظ نو مرتبہ آیا ہے۔

اسلاموفوبیا کی اقسام:

Dr. Bortram vidgan نے اپنے PhD مقالے میں اس کی چھ اقسام بیان کی ہیں

"1: اسلام اور مسلمانوں، اور اس کی عقیدہ کے بارے میں خوف یا اضطراب پیدا کرنا۔ 2: مسلمانوں کے بارے میں دقیانوسی تصورات، اور نسل پرستی کا تعصب پیدا کرنا۔ 3: مسلمانوں اور اسلام کو خطرے کے طور پر پیش کرنا، کہ مسلمان اندرونی اور بیرونی خطرہ

---

[10] https://www.britannica.com/topic/Islamophobia :٢٠٢٣أ١١أ٢٣

[11] www.sv.uio.no/c-rex/english/groups/compendium/what-is-islamophobia.html

[12] Āsafahānī, Rāghib, Mufradāt al-Qurān (Lahore: Islāmī Academy) 2/251

[13] English-Urdu Dictionary of Christian Terminilogy,(Rawalpindi: Christian Study Centre, 2005 AD), 45.

ہیں۔4: مسلمان سوسائٹی سے یکر مختلف ہیں۔ معاشرے کے ساتھ نہیں چل سکتے۔5: مسلمان اپنے آپ کو منظم اور ہمارے اوپر تسلط کے لیے اپنے آپ کو مستحکم کرتے ہیں۔ اس لیے مسلمانوں کی اخراج ضروری ہے۔6: اسلام اور مسلمانوں کے خلاف منفی سوچ اور غلط پروپیگنڈا پھیلانے پر مشتمل مواد مراد ہے۔"[14]

اسلاموفوبیا کی مثالیں:

رسول اکرم صلی اللہ کی کارٹون اور خاکہ بنانا، میناروں پر پابندی لگانا، ہوائی جہازوں میں مسلم کمیونٹی کے ساتھ امتیازی سلوک، ویڈیو گیمز میں مسلمانوں کو دہشت گرد دیکھانا، مسلم زعما کو کو مجروح کرنے کی کوشش، فلموں، ناولوں اور ثقافتی پروگراموں میں مسلم شبیہہ کو بگاڑ کر پیش کرنا، وغیرہ۔[15] اسی طرح مختلف وقتوں میں نہایت اخلاق سوز نعروں اور محاوروں کا وضع ہونا اس کی نمایاں مثالیں ہیں جیسا کہ نمونے کے چند نعروں سے واضح ہے:

"•Muslim men groom and rape children"
• "Muslim mothers want to force FGM in the UK!"
• "Typical, another bloody Muslim just blew himself up. LOSER"
• "Fuck all'll Muslims"
• "Muslim invasion, they're going to take over the UK"
• "Top European Lawyer says that Muslims don't obey rule of law and should not be allowed to remain in Europe whilst posing a threat"
• "The Police target Muslims because they're a problem, new #evidence"
• "Huge rally atm against Loughborough Mosque – let's take back our country.[16]"

سوشل میڈیا پر اسلاموفوبیا کے چیلنجز:

مغربی میڈیا میں اسلاموفوبیا مسلمانون کو وحشی ثابت کرنے کے لیے اور مغربی تہذیب کو ان کا مسیحا ثابت کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جبکہ یہ مغرب کے اقتصادی، سیاسی و جغرافیائی عزائم کو چھپانے کا ایک بہانہ ہے، بش نے "اسلامی دشمن" کا خوف پھیلا کر عیسائی بنیاد پرستی کی حمایت کی جو کہ گویا صلیبی کا ہی ایک حصہ ہے، سرد جنگ کے خاتمہ کے بعد ایک بار پھر اسلام اور مسلمانوں کو صلیبی لڑائیوں اور سامراجی غلبہ کے دوران جس طرح مطعون کیا جاتا تھا اس عمل کو دوہرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔"[17]

ڈاکٹر نوید غنی اپنے مضمون میں لکھتے ہے:

"August 2021, a Facebook ad campaign criticizing Ilhan Omar and Rashida Tlaib, the United States' first Muslim congresswomen, came under intense scrutiny. Critics charged that the ads linked the congresswomen with terrorism, and some faith leaders condemned the campaign as "Islamophobic" – that is, spreading fear of Islam and hatred against Muslims.

---

14 Tweeting Islamophobia: Islamophobic hate speech amongst followers of UK political parties on Twitter , Bertram Vidgen Wolfson College, University of Oxford, jan , 2019,p158 PhD theses p 147.

15 Aqlīyatōn ke Huqōq aūr Islamphobia, Tārīf, Āsbāb aūr ḥal, (Delhi: Efā Publicatiouns, 2011 AD), 429.

16 Tweeting Islamophobia: Islamophobic hate speech amongst followers of UK political parties on Twitter , (Bertram Vidgen Wolfson College, University of Oxford 2019 AD)158.

17 Aqlīyatōn ke Huqōq aūr Islamphobia, 664

This was hardly the first time the pair faced Islamophobic or racist abuse, especially on the internet. As a communications professor who studies the politics of race and identity online, I have seen that Omar is often a target of white nationalist attacks on Twitter.But online attacks on Muslims are not limited to politicians. Twenty years after the 9/11 attacks, stereotypes that associate Muslims with terrorism go far beyond depictions in newspapers and television. Recent research raises the alarm about rampant Islamophobia in digital spaces, particularly far-right groups' use of disinformation and other manipulation tactics to vilify Muslims and their faith[18]"-

"اگست 2021، امریکہ کی پہلی مسلم کانگریس ویمن الہان عمر اور راشدہ طلیب پر تنقید کرنے والی فیس بک کی ایک اشتہاری مہم شدید جانچ کی زد میں آئی۔ ناقدین نے الزام لگایا کہ اشتہارات نے کانگریس کی خواتین کو دہشت گردی سے جوڑ دیا، اور کچھ مذہبی رہنماؤں نے اس مہم کی مذمت کرتے ہوئے اسے "اسلاموفوبک" قرار دیا۔ یعنی اسلام کا خوف، اور مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلانا وغیرہ۔

یہ شاید پہلا موقع تھا جب جوڑے کو اسلاموفوبک یا نسل پرستانہ بدسلوکی کا سامنا کرنا پڑا، خاص طور پر انٹرنیٹ پر۔ آن لائن نسل اور شناخت کی سیاست کا مطالعہ کرنے والے کمیونیکیشن پروفیسر کے طور پر، میں نے دیکھا ہے کہ عمر اکثر ٹوئٹر پر سفید فام قوم پرستوں کے حملوں کا نشانہ بنتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں پر آن لائن حملے صرف سیاستدانوں تک محدود نہیں ہیں۔ 9/11 کے حملوں کے بیس سال بعد، دقیانوسی تصورات جو مسلمانوں کو دہشت گردی سے جوڑتے ہیں، اخبارات اور ٹیلی ویژن میں دکھائے جانے سے کہیں آگے ہیں۔ حالیہ تحقیق نے ڈیجیٹل جگہوں پر اسلاموفوبیا کے بارے میں خطرے کی گھنٹی بڑھادی ہے، خاص طور پر انتہائی دائیں بازو کے گروہوں کی جانب سے غلط معلومات کے استعمال اور مسلمانوں اور ان کے عقیدے کو بدنام کرنے کے لیے جوڑ توڑ کے دیگر حربے بھی ہیں۔"اسلاموفوبیا کی بحث کے ضمن میں ڈاکٹر محمد سہراب لکھتے ہیں:

"سوئٹزرلینڈ کے باشندوں نے مسجد کے میناروں کے خلاف ووٹ دیا بلکہ مسلمانوں کے خلاف ووٹ دیا، یہ اس اشتعال پھیلانے والے پروپیگنڈے کا نتیجہ ہے، اسلام اور مسلمانوں کی مذہبی علامات اور ان کے ثقافتی مظاہر ہی بیداری کی بنیاد بن گئے ہیں، سوئٹزرلینڈ میں میناروں پر یا یوروپ میں مسلمانوں کے وجود کے خلاف ایک قومی رد عمل ہے۔"[19]

ڈاکٹر بٹرام(Betram)سوشل میڈیا اور اسلاموفوبیا کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> "Social media has come under increasing criticism for its potentially manipulative and divisive role in society. This is partly a response to growing recognition of its importance. Islam phobic hate speech is an undeniably harmful and divisive behavior. However some suggest that in monitoring and countering it, there is also a risk of creating new ethical and social problems, such as restricting freedom of expression or

---

[18] Journal of Business and Social Science Review, Issue: Vol. 2; No.1; January 2021 pp.126-137, ISSN 2690-0866 Hofstra University, Hempstead, New York, United States of America p7 21-11-2023

[19] Aqlīyatōn ke Huqōq aūr Islamphobia, 473.

invading users' privacy. This is through the perception that machine learning tools to identify Islam phobic tweets are invasive." [20]

ڈاکٹر محمد سہراب مزید لکھتے ہیں:

"مغربی میڈیا میں اسلاموفوبیا مسلمانوں کو وحشی ثابت کرنے کے لیے اور مغربی تہذیب کو ان کا مسیحا ثابت کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جبکہ یہ مغرب کے اقتصادی، سیاسی و جغرفیائی عزائم کو چھپانے کا ایک بہانہ ہے، بش نے "اسلامی دشمن" کا خوف پھیلا کر عیسائی بنیاد پرستی کی حمایت کی یہ گویا صلیبی جنگ کا ہی ایک حصہ ہے، سرد جنگ کے خاتمہ کے بعد ایک بار پھر اسلام اور مسلمانوں کو صلیبی لڑائیوں اور سامراجی غلبہ کے دوران جس طرح مطعون کیا جاتا تھا اس عمل کو دوہرانے کی کوشش کی جارہی ہے۔" [21]

فیک نیوز اور مسلمانوں کے خلاف میڈیا کمپینز:

مغربی ذرائع ابلاغ اور بین الاقوامی میڈیا کے ذریعے مغربی اہل فکر نے مسلمانوں کے خلاف جھوٹ اور افتراء سے مزین بے بنیاد پروپیگنڈہ اور مسلمانوں کا تعارف ایک ایسی قوم کے طور پر کرانا شروع کر دیا ہے کہ گویا ان کا کام ہی انتہاء پسندی اور دہشت گردی کرنا ہے۔ اس منفی پروپیگنڈے کے زیر اثر کچھ ناعاقبت اندیش مسلمان بھی ان کے حامی ہو گئے ہیں حالانکہ ان کے اپنے اہل فکر و نظر ثابت کر چکے ہیں کہ اس پورے واقعے میں خود امریکہ ملوث رہا ہے لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا جاری ہے۔ دین اسلام نے اپنے پیروکاروں کو اعتدال پسندی کی تعلیم دی ہے۔ اس کے برعکس یہود و نصاریٰ جن کے یہاں انسانی اقدار نام کی شے ہی ناپید ہے انہوں نے ہمیشہ تشدد اور انسانی نسل کشی کو اپنا وطیرہ بنایا۔ مسلمانوں کے خلاف نفرت و دہشت کا ماحول پیدا کرنا مغرب کی پالیسی کا اہم جزء ہے۔ ۹/۱۱ کا واقعہ اس اسلام فوبیا مہم کا نقطۂ آغاز سمجھا جاسکتا ہے، خود اس میں اب تک کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اسے مسلمانوں نے انجام دیا، مغرب اپنے اس مقصد کی خاطر مسلمانوں سے اس واقعہ کو جوڑ کر انہیں بدنام کر رہا ہے۔ [22]

گزشتہ کئی برسوں سے یورپی ممالک اور امریکہ مسلمانوں اور اسلام کے خلاف کھلی جنگ میں محو نظر آرہا ہے۔ حکومتی اور انفرادی سطح پر مسلمانوں کے خلاف طرح طرح کے منصوبے سوشل میڈیائی پروپیگنڈے کیے جارہے ہیں۔ مختلف حیلوں بہانوں سے عالم اسلام کی سرزمین بھی بیدردی کے ساتھ پامال کی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ مغرب میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا و سوشل میڈیا کے ذریعے بھی اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ مہم زوروں پر ہے۔ یورپ میں مسلمانوں کو آئے روز دہشت گرد، انتہا پسند اور تخریب کار کے طور پر بدنام کیا جارہا ہے۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ اسلام فوبیا میں مختلف ممالک کی پارلیمنٹس بھی شریک ہو رہی ہیں مثلاً سوئٹزرلینڈ کی پارلیمنٹ نے مساجد کے میناروں پر پابندی عائد کر دی ہے۔ فرانس، آسٹریلیا اور دیگر مغربی ممالک نے بھی نقاب اور برقعے پر پابندی کی قراردادیں بھاری اکثریت کے ساتھ پارلیمنٹس سے پاس کرادی ہیں۔ دنیائے کفر اور ابنائے یہود و نصاریٰ کی اسلام دشمنی اور شعائر اسلام سے ان کا بغض، عناد کسی باخبر انسان اور دین دار مسلمان سے مخفی نہیں ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

---

[20] Tweeting Islamophobia: Islamophobic hate speech amongst followers of UK political parties on Twitter , Bertram Vidgen Wolfson College, University of Oxford, jan , 2019 p316

[21] Aqlīyatōn ke Huqōq aūr Islamphobia, 464.

[22] Māhnāma Al-Haq, Jāmia Akoṛa Khatak, Peshawar, January,2008.

"ولن ترضٰی عنک الیہود ولا النصارٰی حتّٰی تتبع ملتہم"[23]

"اور ہر گز راضی نہ ہونگے تجھ سے یہود اور نہ نصارٰی جب تو تابع نہ ہو ان کے دین کا۔"

یہود و نصرٰی اور صیہونی عناصر نے اسلام کے خلاف سوشل میڈیا پر وپیگنڈا کے زور پر اپنا مقصد حاصل کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے، سوشل میڈیا اور پر وپیگنڈا کے زور پر مسلمانوں کو احساس جرم اور احساس کمتری میں مبتلا کرکے اسلامی تعلیمات سے دور اور متنفر کرنا اور دوسرے اہل یورپ کو اسلام اور مسلمانوں سے دیوانگی اور جنون کی حد تک متنفر کرنا، تاکہ شریعت مطہرہ کے مطالعے کی جانب متوجہ نہ ہو سکیں ورنہ یقینی طور پر اس سے متاثر ہونگے۔

اسلاموفوبیا پورے یورپ کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے، اس عصری اسباب جیسا کہ میں تحریر کیا ہے کہ مسلسل پر وپیگنڈہ اور اسلام مخالف پے در پے تحریکیں ہیں، خاص کر یہودیوں نے جن کے قبضہ میں میڈیا کی طاقت ہے، ایک حالیہ سروے کے مطابق صرف چھ بڑی یہودی کمپنیوں نے ۹۶ فی صد امریکہ میڈیا کو اپنے چنگل میں لے لیا ہے اور انہیں کے ذریعہ صہیونی پالیسی کی ترویج، مسلمانوں کے خلاف عالمی پر وپیگنڈہ اور امریکی و یورپی باشندوں کی ایک خاص فکر و نظریہ کے تحت ذہن سازی کی جارہی ہے، امریکہ کی سب سے بڑی میڈیا کمپنی والٹ ڈزنی کا چیرمین یہودی ہے، یہ کمپنی ہزاروں چینل اور اخبارات نکالتی ہے، امریکہ کی دوسری سب سے بڑی کمپنی جس کے تحت ہزاروں چینل امریکہ و یورپ میں قائم ہیں، ٹائم وارنر ہے، اس کا چیرمین ڈینی گولڈ یہودی ہے، دیاکام تیسری بڑی کمپنی ہے، اس کا مالک بھی یہودی ہے، امریکہ کے سب سے زیادہ کثیر الاشاعت اخبار "نیویارک ٹائمز" "وال اسٹریٹ جنرل" اور واشنگٹن پوسٹ" بھی یہودیوں کے اخبارات ہیں، جو امریکی سیاست پر پوری طرح اثر انداز ہوتے ہیں، بلکہ عالمی سیاست میں بھی زبردست رول ادا کرتے ہیں۔[24]

سوشل میڈیا کا الگورتھم تعصب:

سوشل میڈیا کے اندرونی سسٹم کا یہ تعصب محسوس کیا گیا ہے کہ یہ پلیٹ فارمز اور کمپنیاں ایسے مواد کو منصوبے کے تحت وائرل کرتے ہیں اور اپنے معاشرے میں موجود مسلمانوں کو ٹارگٹ اور ایذاء دیتے ہیں۔

سورۃ حجرات کی تعلیمات اور سوشل میڈیا: ہم آہنگی اور اسلاموفوبیا:

1: فَتَبَيَّنُوْٓا[25] کوئی بھی بات سن کر شئیر سے پہلے تحقیق کر لیا کرو. کہیں ایسا نہ ہو کہ بات سچ نہ ہو اور کسی فرد یا کمیونٹی کو انجانے میں نقصان پہنچ جائے۔ یہ احکامات تمام انسانیت کے لیے ایک مشعل راہ کا تعین کرتے ہیں

2: فَاَصْلِحُوْا[26] دو بھائیوں کے درمیان صلح کروا دیا کرو۔ تمام ایمان والے آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تمام انسانوں کی شریعت کے حدود کے اندر رہ کر قدر کرو۔

3: وَاَقْسِطُوْا[27]: ہر جھگڑے کو حل کرنے کی کوشش کرو اور دو کمیونٹیوں کے درمیان انصاف کرو. اللہ کریم انصاف کرنے والوں کو

---

[23] Al-Baqarah:120

[24] Aqlīyatōn ke Huqōq aūr Islamphobia, 553.

[25] Al-Hujrāt:6

[26] Al-Hujrāt:10

[27] Al-Hujrāt:9

پسند فرماتا ہے۔

4 : لَا يَسْخَرْ [28]: کسی فرد یا کمیونٹی کا مذاق مت اڑاؤ. ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ کے نزدیک تم سے بہتر ہو۔

5 : وَلَا تَلْمِزُوَا: [29] کسی فرد یا کمیونٹی کو بے عزّت مت کرو۔

6 : وَلَا تَنَابَزُوْا: [30] لوگوں کو برے القابات، الٹے ناموں سے مت پکارو.

7 : اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ [31]: کسی فرد یا کمیونٹی کے بارے میں برا گمان کرنے سے بچو کہ کُچھ گمان گناہ کے زمرے میں آتے ہیں۔

8 : وَّلَا تَجَسَّسُوْا [32]: ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ رہو۔

9 : وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا: [33] تُم میں سے کوئی ایک کسی کمیونٹی کی غیبت نہ کرے کہ یہ گناہ کبیرہ ہے اور اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف ہے۔

تدارک اور سفارشات:

۱۔ اسلاموفوبیا اہم مسلہ کے مستقل حل کے لیے اقوام متحدہ کی سطح پر قوانین پاس کرنی چاہیے، اور بین الاقوامی سطح پر "میثاق سوشل میڈیا" پاس کرنی چاہیے تاکہ اس حساس مسلہ کا مستقل حل ممکن ہو جب کہ اس مسلہ کا عالمی سطح پر عصر حاضر میں ہی اقوام متحدہ اور یورپی یونین کا قانون آزادی اظہار ہے جس کو آڑ بنا کر مسلمانوں کے جذبات سے کھیلا جاتا ہے۔لہذا اقوام متحدہ کو اپنے آزادی اظہار رائے کے قانون کی حدود متعین کر لینے چاہیے اور تمام ممالک کے حالات کو مد نظر رکھ کر قوانین تشکیل دینی چاہیے۔

۲۔ دنیا میں امن کے قیام کے لیے اقوام متحدہ، سوشل میڈیا پر اسلام مخاف پروپیگنڈا رکنے کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔

۳۔ اہل مغرب کو ان افراد کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی رکنا چاہیے جو اسلاموفوبیا اور مقدس ہستیوں کی توہین کرتے ہین، کیونکہ دنیا کا کوئی الہامی قانون کسی بھی مذہب کی توہین کی اجازت نہیں دیتا۔

۴۔ حضرت محمد صلی اللہ کی حرمت کے لیے نہ صرف مسلمان بلکہ پوری دنیا کے مذاہب ایک سوشل میڈیا معاہدہ کریں جس میں آخری نبی صلی اللہ کی توہین کو ناقابل معافی جرم قرار دیا جائے کیونکہ مسلمان تمام انبیاء کی عزت کرتے ہیں اس لیے ناموس انبیاء کو یقینی بنانے کے ایک عالمی مرکز کا قیام عمل میں لایا جائے۔

۵۔ پرنٹ اور الیکٹرانک وسوشل میڈیا ایکٹوسٹ کو چاہیے کہ وہ دنیا کے سامنے اسلام کی حقیقی تصور کو پیش کریں۔

---

[28] Al-Hujrāt:11
[29] Al-Hujrāt:12
[30] Al-Hujrāt:12
[31] Al-Hujrāt:12
[32] Al-Hujrāt:12
[33] Al-Hujrāt:12

۶۔ دنیا کو "اسلاموفوبیا" سے نکالنے کے لیے مسلم امہ مل کر کام کرے، دنیا سے تسلیم کروائے کہ اسلاموفوبیا بھی دہشت گردی ہے تاکہ مغربی دنیا اسلام اور مسلمانوں کے حوالہ سے دہرا معیار نہ اپنائے۔ ۷: مسلم دنیا سوشل میڈیا کمپنیز کے مقابلے میں اپنے عوام کے لیے اپنے الگ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز بنانے چاہیے.

خلاصہ:

یہ حقیقت ہے کہ سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز، فیس بک، اسپیس ایکس (ٹویٹر)، انسٹا گرام، یوٹیوب، وغیرہ اسلاموفوبیا میں ملوث رہے ہیں، اجتماعی طور پر اس کے خلاف آواز بلند کرنی چاہیے۔ سوشل میڈیا کو عالمی امن قائم کرنے کے لیے مذہبی ہم آہنگی کے لیے استعمال کرنی چاہیے۔ اسلام کی غلط تشریح نہیں کرنی چاہیے، اس میں حکومتیں اور سوشل میڈیا کمپنیز اپنا کردار ادا کرے۔

سوشل میڈیا کا استعمال ہمیں مختلف سماجی گروہوں کو جوڑنے اور مختلف مذہبی اور ثقافتی تفصیلات کو سمجھنے کا موقع فراہم کرتا ہے، لیکن یہ دقیانوسی تصورات اور اسلاموفوبیا کو فروغ دینے والی جعلی خبروں جیسے مسائل بھی پیدا کرتا ہے۔

ہم اسلاموفوبیا کا مقابلہ تعلیم، آگاہی اور سماجی تبادلے کے ذریعے کر سکتے ہیں۔ اخبارات اور میڈیا گروپس کو بھی سنگین مذہبی چیلنجز کے حوالے سے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیے اور اس مسئلے کو صحیح روشنی میں پیش کرنا چاہیے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارے اختلافات ہمیں مضبوط بناتے ہیں اور ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ عزت اور محبت کے ساتھ رہنا چاہیے۔ ہمیشہ کی طرح، اسلاموفوبیا کا مقابلہ کرنے کا تقاضا ہے کہ ہم ایک بہتر، زیادہ متحد سماجی حقیقت کی طرف بڑھ سکیں۔